فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۱ احسان ۱۳۴۳ ھش ۹ صفر ۱۳۸۴ ھ ۲۱ جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۰ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی ایک تعریف یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ المسلم من سلم الناس من یدہ ولسانہ یعنی مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے لوگوں کو کوئی دکھ اور تکلیف نہ پہونچے۔ بلکہ وہ ہر طرح سے امن میں رہیں۔ آپ نے فرمایا یہ اتنی ضروری بات ہے کہ اس کے بغیر انسان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دس شرائط بیعت میں شامل فرمایا ہے (باقی صفحہ ۲ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریمؐ کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو اور کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی

آپ نے دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس و مشہود ہے

"ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو کسی اور نبی کو نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب دنیا میں ایک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور عملی اور اعتقادی طور پر دنیا ضلالت میں پڑی ہوئی تھی۔ عرب کے لوگ جو بلا واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب تھے ان کی یہ حالت تھی کہ بدیوں میں غرق ہوئے ہوئے تھے اور اخلاقِ فاضلہ کا نام تک نہیں جانتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے ایک عظیم الشان تبدیلی ان کی زندگی میں کر دکھائی اور تمام بدیوں سے جن میں وہ مبتلا تھے ان کو نجات دی۔ بدی کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر آپ نے ان کو تہذیب کے اعلیٰ معراج پر پہنچایا اور دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس و مشہود ہے" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۳)

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

قبل ازیں ایک اعلان محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی طرف سے اس غلط فہمی کی بناء پر شائع ہو چکا ہے کہ اعلان بھیجنے کے وقت انہیں نظارت اصلاح وارشاد کی سکیم کا علم نہ تھا جو نگران بورڈ کی زیر ہدایت اختیار کی گئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کو منسوخ سمجھا جائے۔

دراصل بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس قسم کی کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہوگا۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کی کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل۔ گریجوایٹ یا اس کے برابر تعلیمی معیار کے ہوں اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کرکے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جاکر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں کا اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس وغیرہ لکھوائیں امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے انشاءاللہ

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جاسکیں۔ اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جاسکیں۔ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینیئر کلاس کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے

نوٹ:۔ یہ کلاس اس صورت میں جاری کی جاسکے گی۔ جبکہ کلاس کے لئے کم از کم پچاس طلباء ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ رجون ۶۲ء

یہ دیوانوں کا کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی تصنیف احمدیت کا پیغام میں اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ جماعتِ احمدیہ کیوں بنائی گئی ہے ۔ فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں ۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے ؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے ۔ کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تو وہاں جاؤ اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے ۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا ۔ اگر کہو کہ جماعت تو بناتے لیکن سب میں ملے جلے رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے تو پھر ایسے کام کو کون کرے گا ۔"

(احمدیت کا پیغام صـ۲۹)

یہ الفاظ جہاں غیر از جماعت لوگوں کے لئے علیحدہ جماعت بنانے کی توجیہہ کرتے ہیں وہاں خود احمدیوں کے لئے بھی ایک لمحہ فکریہ بہم پہنچاتے ہیں ۔ اس عبارت کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ دوسروں کو علیحدہ جماعت بنانے کی وجوہات بیان کر کے مطمئن کیا جائے اور بس بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ خواہ دوسرے لوگ مطمئن ہوں یا نہ ہوں خود جماعت کے دل میں اس سے یہ احساس پیدا کیا جائے کہ وہ ایک دیوانوں کی جماعت ہے جو منظم ہے اور جس نے دنیا میں ایک خاص کام سر انجام دینا ہے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ الفضل ۱۷ / ۶ / ۶۲ میں شائع ہوا ہے ۔ آپ نے اس خطبہ میں توکل کے صحیح تصوّر کو پیش کیا ہے :-

"توکل کے معنے بھی یہی ہیں کہ خدا تعالےٰ نے جو نظام اور طریقِ عمل مقرر کیا ہے ہم اس پر عمل کریں گے اور جس طرح وہ حکم دے گا اسی طرح کریں گے جس طرح نکاح کا معاملہ سپرد کر دینے والا کہتا ہے کہ جو شرائط تم تجویز کرو گے میں منظور کروں گا ۔ جس جگہ نکاح پڑھوانے کے لئے مجھے کہو گے جاؤں گا ۔ اسی طرح توکل کا مطلب بھی یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو راستہ میرے لئے تجویز کر دیا ہے میں اسی پر چلوں گا پس توکل کا عملی حصہ یہ ہے کہ انسان کہتا ہے کہ اے اللہ العالمین جو قواعد تُو نے میرے لئے مقرر کئے ہیں مجھے منظور ہیں تُو جو کہے گا میں کروں گا ایاک نعبد میں یہی بتایا ہے کہ میں عملی طور پر اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں ۔ اس کے مقابلہ میں اھدنا الصراط المستقیم فرمایا ۔ یعنی اے خدا میں نے اپنے آپ کو پورے طور پر تیرے حوالے کر دیا ہے ۔ اب آپ ہی بتائیے ۔ میں کیا کروں ۔ اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ عمل ترک کر دیا جائے تو اھدنا الصراط المستقیم کی کیا ضرورت تھی بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا کہ میں نے تو توکل کر لیا ہے نماز ۔ روزہ ۔ حج وغیرہ فرائض آپ اپنے پاس ہی رکھئے اب مجھے کسی عمل کی کیا ضرورت ہے مگر نہیں بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تجھ پر کامل توکل کر لیا ہے ۔ اب آپ ہی بتائیے میں کیا کروں مجھے عمل کا طریق بتائیے کیونکہ میں نے آپ کی ہی ماننی ہے ۔ آپ کے مقابلہ میں اور کسی کی ہرگز نہیں مانوں گا ۔ اس درخواست کا جواب آگے اللہ تعالےٰ نے الم سے والناس تک دیا ہے ۔ جب بندہ نے کہہ دیا کہ میں تیری مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا تو قرآن نازل ہوا ۔ گویا توکل کا صحیح مفہوم یہ ہوا کہ جس طرح خدا کہے گا کروں گا ۔"

ان دونوں اقتباسات سے مل کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ احمدیوں کا کام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ کام کو دیوانوں کی طرح سر انجام دیں ۔

جماعت کی تنظیم سے یہی غرض ہے کہ گو کام تو ہمیں دیوانوں کی طرح کرنا ہے لیکن ایک تنظیم کے ماتحت کرنا ہے ۔ دیوانوں کی طرح کام کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ہمارے جی میں آئے کریں اور جو نہ آئے نہ کریں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس کو دیوانوں کی طرح سر انجام دیں ۔ جب ہی کام کا بہتر نتیجہ نکل سکتا ہے ۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کوئی امر مہتمم بغیر تنظیم کے سر انجام نہیں پا سکتا ۔ بعض لوگ جمہوریت کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہر انسان کی مرضی ہے جس طرح چاہے عمل کرے ایسے خیالات محض ان لوگوں کے ہوتے ہیں جو دراصل نکمے ہوتے ہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ کوئی جمہوری کام بھی بغیر تنظیم کے سر انجام نہیں پا سکتا اسی لئے اسلام میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر دو یا تین آدمی بھی اکٹھے سفر کریں تو ایک ان میں سے امیر منتخب کر لیا جائے ۔ یہ اسی لئے ہے کہ مقررہ کام کی حدود معلوم ہو جائیں اور امیر ہر بات کا ذمہ دار ہو باقی اصحاب اس کے فیصلہ پر عمل کریں ۔ اسی طرح جن ممالک میں جمہوری نظام قائم ہیں ان کو بھی صدر یا وزیر اعظم چننا پڑتا ہے جس کا حکم آخری حکم ہوتا ہے اور جس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا ہے ۔

اسی طرح دین میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نظام جس کو نظامِ خلافت کہتے ہیں مقرر کیا ہے ۔ اسی کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ رکھا ہے ۔ قدرتِ اوّل اس زمانے کا مامور ہوتا ہے لیکن جب قضائے الٰہی سے مامور کی حیاتِ مقدسہ ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ فوری طور پر قدرتِ ثانیہ کا انتظام کر دیتا ہے ۔ تاکہ جماعت بندی میں انتشار نہ پیدا ہو ۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصال پایا تو آپ کا جنازہ ابھی دفن نہیں ہوا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی تحریک سے جماعت کے اکابر نے یہی فیصلہ کیا کہ سیدنا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح منتخب کر لیا جائے ایسا ہونا واقعی ایک معجزہ ہے کیونکہ اس اتحاد میں وہ لوگ بھی پیش پیش تھے جو بعد میں جمہوری خیال کے سمجھے جاتے ہیں ۔ اگرچہ خلافت المسیح الثانیہ کے وقت یہ لوگ جماعت سے علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے خلافت سے ہی انکار کر دیا مگر خود ان کو بھی اس بات سے چارہ نہ ہوا کہ انہوں نے جو نام نہاد تنظیم بنائی اس کا بھی ایک امیر منتخب کرنا پڑا جو عمر بھر اس کا امیر رہا ۔ اگرچہ انہوں نے اتحاد میں رخنہ اندازی کی مگر خود ان کو بھی خلافت ہی کی ایک طرح سے نقل کرنی پڑی لیکن اصل اصل اور نقل نقل ہی ہوتی ہے ۔ جن دوستوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ مان لیا وہ دراصل اللہ تعالےٰ کی جماعت میں منسلک ہو گئے اور بفضلِ خدا انہوں نے خلافت کے شجرِ طیبہ کا پھل کھایا ہے اور آج جماعتِ احمدیہ ہی خلافت کی وجہ سے وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تنظیم کو اغیار بھی رشک سے دیکھتے ہیں ۔

یہ اسی جماعت بندی کا نتیجہ ہے کہ آج جماعتِ احمدیہ نے خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی قیادت میں بیش بہا ترقی کی ہے اور جماعت وہ عظیم الشان کام کرنے کے قابل ہوئی ہے ۔ جس کی نظیر کسی مذہبی یا غیر مذہبی جماعت میں اس وقت نہیں پائی جاتی ۔ اگر جماعت احمدیہ کی تنظیم اتنی مضبوط نہ ہوتی تو جماعت اتنا بڑا کام کبھی سر انجام نہ دے سکتی اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واضح فرمایا ہے ۔ یہ تنظیم ہی کی وجہ سے ہے کہ آج ہمارا سلسلہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور ان شاء اللہ کرتا چلا جائیگا ۔

تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اس تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں اور کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہونے دیں ۔ اگر ہم الگ الگ اڈے جما کر کام کرتے جیسا کہ بعض دوسری جماعتوں کے لوگ کر رہے ہیں تو اتنا بڑا کام کبھی سر انجام نہ پاتا ۔ اس سے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ گو ہم نے دیوانہ وار کام کرنا ہے تاہم کام وہی ہے جو ایک نظام کے ماتحت ہو کر کیا جائے اسی کی برکت سے کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ صف میں یہی فرمایا ہے کہ

ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفًّا کانھم بنیانٌ مرصوص

یہ بنیان مرصوص خلافت کی وجہ سے ہی استوار ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہی وعدہ ہے کہ اگر ہم نیک اعمال بجا لائیں گے اور خلافت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں گے تو جماعت کو تمکن فی الارض حاصل ہو گا ۔

تمکن فی الارض اور خوف کے بعد امن اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ پوری طرح وابستہ ہو جائیں اور نہایت خلوص کے ساتھ ان احکام کے مطابق عمل کریں جو سلسلہ کی طرف سے جاری ہوں اور تنظیم کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں ۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے کام کی جدوجہد کے لئے بطور سپاہی کے مقرر کیا ہے ایک سپاہی کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ بلا چون و چرا اپنے افسروں کی اطاعت کریں تاہم اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اگر کہیں کوئی غلطی ہو تو اس کو باحسن طریق اپنے افسروں کے سامنے پیش نہ کیا جائے ۔ مگر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یونہی ہر کام میں نکتہ چینیاں کرتے رہنا تنظیم اور اس کے فوائد کے لئے

(باقی صہ پر)

سرچشمۂ فساد اور اس کا انسداد

ظنونِ فاسدہ سے اجتناب کے متعلق قرآن کی پُرحکمت تعلیم

مسعود احمد خان دہلوی

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو دنیا میں از سرِ نو غالب کرنے کے لئے جہاں تقویٰ شعار خدا کار ان اسلام کی ایک جماعت قائم کر کے انہیں بے مثال اتحاد کی دولت سے مالا مال کیا۔ وہاں آپ نے انہیں اس رخنہ سے بھی نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا جو ان کی ایمانی حالت کو کمزور کر کے ان کے اتحاد کے لئے انتہائی مضرت رساں ثابت ہو سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے بدظنی سے بچنے اور ہمیشہ حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرنے کی اہمیت پر علی الخصوص بہت زور دیا۔ آپ نے قرآنی تعلیم کے عین مطابق بدظنی کو تمام خرابیوں کی جڑ اور فساد کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اس کی مضرتوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا۔ اور اس سے بہر طور دامن بچاتے ہوئے ہمیشہ پوری یکجہتی کے ساتھ سرگرم عمل رہنے کی اس شد و مد کے ساتھ تلقین فرمائی کہ آپ کے اصحاب کے لئے راہ سداد پر گامزن رہتے ہوئے اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنا چنداں مشکل نہ رہا۔ آپ کی یہ تحریرات جن میں آپ نے بدظنی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس درجہ اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ ان کے پڑھنے اور انہیں دل میں جگہ دینے سے ہر قسم کی کثافتیں اور زنگ دھل جاتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ روح ایک نئی پاکیزگی سے ہمکنار ہو رہی ہے۔ اور ایمان کو ایک نئی تازگی اور عزائم کو ایک نئی پختگی مل رہی ہے۔ ذیل میں ہم آپ کی ان پُرمعارف تحریرات میں سے بعض ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ آپ نے بدظنی کو تمام خرابیوں کی جڑ اور سرچشمۂ فساد قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ...... میں سچ کہتا ہوں بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے اور صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو۔ تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے۔ تاکہ معصیت اور اس کے برے نتائج سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص۳۷۳)

(۲) "فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو (دین کی راہ میں) کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدظنی کو نہایت خطرناک بیماری قرار دیا ہے۔ ایسی خطرناک کہ جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج آپ نے یہ بتایا ہے کہ جونہی انسان کے دل میں کسی امر کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوں اسے چاہیئے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے اور دعاؤں میں مصروف ہو جائے کہ خدا خود ان شکوک و شبہات کو دور فرما دے اور اس طرح اسے اس معصیت اور برے انجام سے بچا لے۔ جس کا بدظنی کے نتیجہ میں رونما ہونا ناگزیر ہے۔

پھر آپ نے بدظنی کی عام مضرتوں سے ہی خبردار نہیں فرمایا بلکہ سورۃ فتح کی آیت نمبر ۷ کے مطابق یہ امر بھی باور کرایا کہ بدظنی انجام کار انسان کو جہنم کے عذاب کا مستحق بنا دیتی ہے۔ حتیٰ کہ اکثر حصہ دوزخ کا انہی لوگوں سے پُر ہوگا جو ظنونِ فاسدہ کا شکار ہونے کے باعث نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہی میں مبتلا کرنے کا موجب بنے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

(۳) "بدظنی ایک ایسا امر ہے اور ایسی بری بلا ہے۔ جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۴) "خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو۔ اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۲)

اسی طرح ایک اور انتہائی خطرناک قسم کی بدظنی اور اس کی مضرت کی طرف بھی آپ نے خصوصیت سے توجہ دلائی اور اسے آپ نے قوموں کی تباہی کا موجب ٹھہرایا وہ انتہائی خطرناک قسم کی بدظنی یہ ہے کہ انسان دوسرے کے باطن کے متعلق تصرف سے کام لے کر اس پر معصیت کی تہمت لگائے۔ جیسا کہ ہم سطور بالا میں واضح کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں اس سے بہت سختی سے منع فرمایا ہے اور مومنوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے تاکید فرمائی ہے کہ وہ اس انتہائی خطرناک بدظنی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں اور اس کے ارتکاب سے اس طرح دور بھاگیں جس طرح انسان کسی اژدہا یا کسی خونخوار درندہ سے بھاگتا ہے۔ اس انتہائی خطرناک بدظنی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

(۵) "دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے۔ اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔ کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہونچے دیکھا کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے۔ اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے۔ ان کو دور سے دیکھ کر اس بزرگ نے کہا میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے آپ کو کسی سے اچھا خیال نہ کروں مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو۔ میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے۔ اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا تم نے میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ کیا معاملہ ہے؟ تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے۔ اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ اسی طرح کروں تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔ خضر کا قصہ اسی بناء پر معلوم ہوتا ہے سوء ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں۔ تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے۔ اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا۔ کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں"۔

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدظنی اور اس کی ہلاکت آفرینیوں سے بچنے کے سلسلہ میں استغفار اور دعاؤں سے کام لینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازمی قرار دیا کہ افراد جماعت ماموریت اللہ (اس کے خلفاء اور ان کے قائم کردہ نظام) کے فیصلوں اور حکموں پر دلی یقین اور انشراح صدر کے ساتھ لبیک کہتے چلے جائیں۔ اور ان سے سرتابی کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آنے دیں اس تعلق میں آپ نے احباب جماعت کو نہایت زوردار الفاظ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو شخص ایمان لاتا ہے۔ اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار رہے

یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے
ان الظن لا یغنی من الحق
شیئا۔
یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔ وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو۔ پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے یہ ایک موٹی مثال ہے۔ اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود۔ حکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔" (الحکم ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۲ء)

قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں یہ امر کسی مزید وضاحت کا محتاج نہیں رہتا کہ ظنون فاسدہ ایک نہایت مہلک بیماری کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی بدولت ایک طرف انسان کی روحانیت تباہ ہو جاتی ہے اور دوسری طرف ان کی وجہ سے جماعتی اتحاد کو بھی شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے یہ بیماری ہی تمام برائیوں، خرابیوں اور معصیتوں کی جڑ اور سرچشمہ فساد ہے۔ اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کا طریق یہ ہے کہ جونہی اس بیماری کے آثار (خواہ وہ کتنے ہی خفیف کیوں نہ ہوں) ظاہر ہونے لگیں انسان استغفار اور دعاؤں میں لگ جائے اور امام وقت جس کے ہاتھ پر اس نے بیعت کی ہوئی ہے اور اس کے قائم کردہ نظام کے تمام فیصلوں اور حکموں پر دلی یقین اور پورے انشراح کے ساتھ عمل پیرا ہو کر خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ بجا لانے میں ہمہ تن مصروف رہے شیطانی وساوس سے بچتے ہوئے جماعتی اتحاد کی عظیم الشان برکتوں اور خدائی نصرتوں سے فیضیاب ہونے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرخرو اور فائز المرام ہونے کا یہی وہ طریق ہے جس کی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جسے اس زمانہ میں بڑی وضاحت اور شدومد کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہر قسم کے تفرقہ انگیز خیالات اور شیطانی وساوس سے بہر طور محفوظ رکھتے ہوئے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہم ہمیشہ ہی راہِ سداد پر گامزن رہتے ہوئے اطاعت و فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتے چلے جائیں کہ شیطان ہمیشہ ہمیش کے لئے مایوس ہو جائے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دلی بشاشت اور انشراح کے ساتھ غلبۂ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرنے میں مداومتِ عمل کی ایک ایسی مثال قائم کر دکھانے والے ثابت ہوں کہ جو آنیوالی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے اور ہمیں بھی اور ان کو بھی حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار کرنے کا موجب ثابت ہو۔
آمین اللّٰھم آمین

لیڈر

(بقیہ صـ ۳)

سم قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ جو شاخ درخت سے علیحدہ ہو جاتی ہے وہ ہمیشہ کے لئے سوکھ جاتی ہے وہ درخت کی بہار میں سے حصہ نہیں پا سکتی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
ہمارے دیوانہ وار کام کرنے کا نتیجہ اسی وقت بہتر نکل سکتا ہے جب ہم نظام سے وابستہ رہ کر نظام کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ذمہ دار افسروں کی اطاعت کرتے ہوئے دیوانہ وار کام کریں۔ ورنہ آزاد دیوانے تو دیوانے ہی ہوتے ہیں ان کے کام کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دینی اعمال کے لئے بھی نظام کو ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ نماز جیسی روحانی چیز میں بھی تنظیم ضروری ہے اور باجماعت نماز ہی حقیقی نماز ہوتی ہے جس میں مقتدی ایک امام کے پیچھے رکوع و سجود بجا لاتے ہیں۔ وارکعوا مع الراکعین۔

"ہیں فرانس کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن والے مفتی صاحب کے لئے دیوانہ وار بھاگ اٹھے۔ انہوں نے میر واعظ کی مختلف زاویوں سے خوب تصاویر لیں اور ان کے ارشادات کی تشہیر اور تبلیغ کا پورا پورا اہتمام کیا۔"
(مشرق ۹؍مئی ۱۹۶۴ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ وہ اخبار
"الفضل"
خود خرید کر پڑھے:
(مینیجر)

شذرات

شیخ خورشید احمد

حضرت مسیح موعودؑ کے صریح ارشاد کی خلاف ورزی

الفضل میں شائع ہونے والے ایک مضمون پر تنقید کرتے ہوئے معاصر پیغام صلح نے لکھا ہے:۔
"مضمون نگار نے سلسلہ احمدیہ کی روایات اور حضرت مسیح موعودؑ کے صریح ارشادات کے خلاف ایک ایسی بحث چھیڑی جو ایک نئے فتنے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔" (پیغام صلح ۱۵؍اپریل ۶۴ء)
اس اقتباس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے اصحاب کو سلسلہ احمدیہ کی روایات اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا بڑا ہی پاس اور احترام ہے اور اگر کوئی شخص احمدی کہلا کر خدانخواستہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے ارشادات کا احترام نہ کرے تو گویا ان لوگوں کو بہت ہی صدمہ ہوتا ہے۔
لیکن اصل حقیقت کیا ہے! اس کا اندازہ لگانا ہو تو ذیل کے صرف دو حوالے ملاحظہ فرما لیجئے جن سے واضح ہو جائے گا کہ ان لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا کتنا احترام ہے!
حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔
"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مُردہ خدا ہے اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔" (الحکم ۲۴؍جون ۱۹۰۱ء)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واضح ارشاد کے مقابلہ میں اب پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں:۔
"کیا حضرت مسیح کا باپ تھا؟ اس سوال کے پوچھنے کی ضرورت ہے؟ کیا دنیا میں کوئی ہے جس کا باپ نہ ہو۔۔۔ جو کہے کہ باپ نہ تھا اس کا فرض ہے کہ ایسی خوارق عادت اور سنت اللہ کے خلاف بات کا وہ ثبوت دے ورنہ ہم مجبور ہیں کہ اس کے اس دعویٰ کو رد کر دیں!"
(پیغام صلح ۹؍اکتوبر ۲۸ء)
"اگر مسیح انسان ہے تو قرآن سے اس کی پیدائش بغیر باپ کے سنت اللہ کے خلاف ٹھہری۔۔۔ قرآن کریم سے حضرت عیسےٰ کے بن باپ ہونے کا عقیدہ نکلتا معلوم نہیں۔" (پیغام صلح ۵؍مارچ ۲۹ء)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاف واضح اور صریح ارشاد کے خلاف ایک عقیدہ رکھنے کے باوجود اگر منکرین خلافت کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ حضور کے ارشادات کا احترام کرتے ہیں تو پھر عدم احترام نہ جانے کیا ہوتا ہے؟

اسلامی شعائر کی پابندی کا اثر

بعض لوگ یورپ میں جا کر اسلامی احکام پر عمل کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر ہم نے یورپ کی سرزمین میں اسلامی شعائر کی پابندی کی تو شائد لوگ ہمیں غیر مہذب سمجھیں اور اس طرح ہماری عزت و احترام میں فرق آ جائے۔ حالانکہ یہ محض نفس کا دھوکہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے اور عملی تجربہ اس پر شاہد ہے کہ جو اصحاب بیرونی ممالک میں اور خصوصاً یورپ میں جا کر اپنے مذہبی احکامات کی پابندی کرتے ہیں اور اپنے ملک و قوم کی روایات کو اپنے عملی نمونہ سے برقرار رکھتے ہیں وہ وہاں کے لوگوں کی نگاہ میں زیادہ عزت و احترام کے مستحق قرار پاتے ہیں۔
اسلامی شعائر میں سے ایک چیز غیر محرم عورت سے مصافحہ نہ کرنا بھی ہے اس اسلامی حکم پر یوں تو اب اسلامی ممالک میں بلکہ خود پاکستان میں بھی بہت کم عمل کیا جاتا ہے لیکن یورپ جا کر تو اسے بالکل ہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے مبلغین نے ہمیشہ اس پر عمل کیا ہے اور کبھی بھی اس کی وجہ سے ان کی عزت و تکریم میں فرق نہیں آیا بلکہ اس کا بہت مفید اور خوشگوار اثر ہوا ہے۔
ہمیں خوشی ہے کہ بعض دیگر مسلمان بھی اب یورپ میں جا کر اس اسلامی حکم پر عمل کرنے کا التزام کرنے لگے ہیں چنانچہ حال ہی میں اسکی ایک تازہ مثال نظر سے گزری جس سے اسلامی احکام کی پابندی کے خوشگوار نتائج کا مزید ثبوت ملتا ہے۔ پاکستان کے ایک غیر سرکاری وفد نے بیرونی ممالک کا جو دورہ کیا اس کی روئداد میں میر واعظ سید محمد یوسف شاہ صاحب مفتی کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ فرانس کی ایک پریس کانفرنس میں
"کثیر الاشاعت فرانسیسی سوئر کی نمائندگی ایک نوجوان خاتون کر رہی تھیں مفتی صاحب نے مرد رپورٹروں سے خوب گرم جوشی سے ہاتھ ملایا لیکن جب اس رپورٹر کی باری آئی تو اپنا ہاتھ بڑھانے کی بجائے اپنے سواتی جبہ کی لمبی لمبی باہوں میں لپیٹ لیا وہ بے چاری حیران تھی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔۔۔ جب اسے یہ بتایا گیا کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے کوئی مسلمان مرد کسی غیر محرم عورت سے ہاتھ نہیں ملا سکتا تو وہ یہ سنکر بے حد حیران ہوئی اور اس نے واپس جا کر مفتی صاحب کی تصویر کے ساتھ ایک شاندار "رائٹ اپ" دیا۔ فرانس سوئر کی اس پبلسٹی سے ہمارے وفد کا پیغام لاکھوں افراد تک پہنچا۔۔۔ اس رائٹ اپ کے شائع ہوتے ہی

چند متفرق یادداشتیں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب

۱۹۲۶-۲۷ء کی بات ہے۔ میں ان دنوں مبلغین کلاس میں حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھتا تھا۔ اور گاہے گاہے جلسوں اور مناظرات میں تقاریر وغیرہ کے لئے بھی جایا کرتا تھا۔ حضرت حافظ صاحب رضؓ کے ہمراہ میں قادیان سے گوجرہ ضلع لائل پور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آیا۔ یہ جلسہ آریہ سماج کے جلسہ کے جواب میں ہوا تھا۔ ابھی لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتے تھے۔ جوانی کا آغاز تھا۔ نہایت جوش سے تقاریر کی جاتی تھیں۔ تیسرے دن کی تقریر کے بعد میرا گلا بیٹھ گیا۔ اس وقت قادیان سے نظارت تبلیغ کی طرف سے حضرت حافظ صاحب رضؓ کے نام تار آیا۔ کہ قصور میں عیسائیوں سے مناظرہ کا امکان ہے آپ ابو العطاء کو وہاں بھجوا دیں۔ انہوں نے جواباً تار دیدیا کہ اس کا گلا خراب ہے کسی اور مبلغ کو بھجوایا جائے مخدومی المکرم حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر رضؓ نے جو ان دنوں نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے فوراً اطلاع دی کہ آپ دونوں نماز جمعہ لاہور پڑھیں وہاں فیصلہ کریں گے۔ جمعہ تک دو دن کا وقفہ تھا۔ اس عرصہ میں علاج وغیرہ بھی جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے گلے کو آرام آگیا۔ حضرت حافظ صاحب اور میں نے نماز جمعہ احمدیہ مسجد لاہور میں پڑھی۔ قرار پایا کہ میں حضرت نیر صاحب کے ہمراہ قصور جاؤں اور حضرت حافظ صاحب قادیان تشریف لے جائیں گے۔ حضرت نیر صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت مولانا راجیکی صاحب بھی قصور پہنچ رہے ہیں آپ فکر نہ کریں۔ انہیں تار دیدیا گیا ہے چونکہ مجھے اس وقت تک عیسائیوں کے کسی بڑے پادری سے مناظرہ کا اتفاق نہ ہوا تھا اس لئے مجھے خوشی ہوئی کہ قصور میں مناظرہ حضرت مولانا راجیکی صاحب کریں گے اور میں سنوں گا۔ میں حضرت حافظ صاحب رضؓ کو قادیان کی ٹرین پر سوار کرانے کے لئے ان کے ہمراہ ریلوے سٹیشن پر گیا۔ ٹانگہ سے ان کا بستر اٹھا کر میں ریلوے مسافرخانہ تک حضرت حافظ صاحب کے ہمراہ جا رہا تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت! معلوم ہوا ہے کہ قصور میں حضرت مولانا راجیکی صاحب بھی پہنچ رہے ہیں اس لئے مجھے زیادہ فکر نہیں ہے۔ میرا یہ کہنا تھا کہ ہمارے شفیق استاد حضرت حافظ صاحب نے ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم جاکر اپنا بستر بھی لے آؤ اور میرے ہمراہ قادیان ہی چلو کیونکہ تم اپنے آپ کو سلسلہ کا ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ مولوی راجیکی صاحب کو ذمہ دار سمجھتے ہو۔ میں اپنے استاد کے اشارے کو سمجھتا تھا۔ میں نے جھٹ عرض کر دیا۔ کہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے خود اپنے آپ کو سلسلہ کا ذمہ دار سمجھوں گا۔ تب آپ نے دعا فرمائی اور خوشی سے مجھے جانے کی اجازت دی۔ قصور کی گاڑی میں میں حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے ہمراہ سوار ہوا۔ میں نے حضرت حافظ صاحب کے سامنے جو اقرار کیا تھا اس کی وجہ سے طبیعت پر خاصہ بوجھ تھا۔ میں ایک طرف ہو کر دعاؤں میں منہمک ہو گیا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دی اور جنگ بدر کے موقعہ سے متعلق نازل ہونے والی آیت ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد ولکن لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً میری زبان پر جاری ہو گئی۔ مجھے پورا اطمینان تھا۔

قصور پہنچے تو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی پہلے ہی وہاں تشریف رکھتے تھے۔ انتہائی محبت سے ملے اور بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور فوراً کہا کہ مناظرہ ہوا تو آپ کریں گے میں نے اپنی کمزوری کا ذکر کر کے عرض کیا کہ آپ ہی مناظرہ کریں۔ آخر میں میں نے کہا کہ اچھا آپ پہلا مناظرہ کریں اس کے بعد انشاء اللہ العزیز میں مناظرہ کروں گا۔ مگر حضرت مولانا راجیکی نے باصرار ارشاد فرمایا کہ ہمارے دل کی خوشی اسی میں ہے کہ اب سلسلے کے نئے مبلغ آگے آئیں اور اسلام کے دفاع کا بیڑا اٹھائیں۔ ایسے موقعہ پر حضرت مولوی صاحب انتہائی تواضع اور فروتنی کا اظہار فرماتے ہوئے میرے ایسے نوخیز مبلغین کو بہت حوصلہ دلایا کرتے تھے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ حضرت مولوی صاحب پورے دل سے نئے مبلغین کے لئے انتہائی جذبات محبت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

اب جب طے ہو گیا کہ عیسائی پادری سے اگر مناظرہ ہوا تو میں ہی کروں گا تو مجھے زیادہ فکر ہوئی۔ معلوم ہوا۔ کہ مشن میں پادری عبد الحق صاحب آئے ہوئے ہیں اور شام کو ان کا لیکچر بھی ہے نیز پادریوں کی طرف سے شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے چٹھی آگئی ہے۔ ان دنوں قصور میں مکرم مرزا محمد صدیق بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ تھے نیز مولوی عبد القادر صاحب مرحوم ٹیلر ماسٹر بہت سرگرم تبلیغی کارکن تھے۔ قرار پایا کہ میں ان دونوں اور دوسرے احباب کے ہمراہ عیسائی مشن میں جاؤں۔ شرائط یہ طے کریں گے میں صرف پادری عبد الحق صاحب کے اسلوب گفتگو کا اندازہ کرنے جاؤں گا۔ ہم پادری صاحب کی جائے رہائش پر پہنچ گئے۔ پادری عبد الحق صاحب کے ساتھ چند اور پادری بھی تھے۔ مکرم مرزا محمد صدیق بیگ صاحب اور دوسرے دوستوں کی گفتگو شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد پادری صاحب نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں سے مناظرہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ دو باتوں سے ایک تسلیم کر لیں۔

۱۔ یا تو وہ اقرار کریں کہ مناظرہ کی رپورٹ الفضل میں شائع نہ کریں گے۔

۲۔ اور یا پھر کسی غیر جانبدار ثالث کو فیصلہ کرنے کے لئے مان لیں۔

پادری صاحب نے زور دیکر کہا کہ اس امر کے تصفیہ کے بغیر ہم شرائط مناظرہ پر مزید گفتگو نہ کریں گے اس وقت تک میں مجلس میں خاموش بیٹھا تھا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ ہمارے دوستوں کے لئے الجھن درپیش ہے تو میں نے اپنے سیکرٹری صاحب تبلیغ سے کہا کہ آپ بیشک لکھدیں کہ ہم الفضل میں مناظرہ کی رپورٹ شائع نہ کریں گے۔ پادری صاحب نے میری یہ بات سن لی تو انہوں نے پینترا بدلتے ہوئے جھٹ کہنا شروع کر دیا کہ نہیں صاحب! ہم آپ لوگوں سے صرف اسی صورت میں مناظرہ کریں گے جب کوئی غیر جانبدار ثالث مقرر کیا جائے۔ ہمارے دوستوں نے پادری صاحب کو کہا کہ ہم نے آپ کی پہلی شرط مان لی ہے۔ اب آپ کو مناظرہ کرنا چاہیئے مگر وہ مصر تھے کہ ثالث کے تقرر کے بغیر میں احمدیوں سے مناظرہ نہیں کروں گا۔ اسوقت تک میرے آنے اور خاموش رہنے کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ میں نے اندازہ کر لیا تھا کہ پادری عبد الحق صاحب کس قسم کی اور کس انداز میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے پادری صاحب سے براہ راست گفتگو کرنی شروع کر دی اور بڑی جرأت سے کہدیا کہ ہمیں غیر جانبدار ثالث بھی منظور ہے بشرطیکہ وہ غیر مسلم اور غیر مسیحی ہم سے زیادہ قرآن مجید اور پادری صاحب سے زیادہ بائیبل کو جاننے والا ہو۔ کیونکہ فیصلہ انہی دو کتابوں کی روشنی میں ہوگا میں نے جب یہ بات کہی تو پادری صاحب جوش میں آکر کہنے لگے کہ کوئی غیر عیسائی مجھ سے زیادہ بائیبل کو جاننے والا نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا کہ پھر آپ غیر جانبدار عالم ثالث کہاں سے لائیں گے؟ اس مرحلہ پر پادری صاحب مجھے کہنے لگے کیا احمدیوں کی طرف سے تم مناظرہ کرو گے؟ میں نے کہا کہ اس کا شرائط سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ شرائط طے کر لیں جسے اللہ تعالیٰ توفیق دے گا وہ آپ سے مناظرہ کرے گا۔ پادری صاحب نے متکبرانہ انداز میں زور سے کہا کہ اگر تم مناظر ہوئے تو میں اپنے کسی چھوٹے سے پادری کو کھڑا کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ آپ جسے چاہیں کھڑا کر دیں۔ یہاں پر شخصیت کا تو کوئی سوال نہیں۔ سوال تو اسلام یا عیسائیت کے سچے ہونے کا ہے۔ آپ شرائط تو طے کر لیں۔ اس موقعہ پہ جوانی کی وجہ سے اور غیرت ایمانی کے باعث میں نے یہ بھی کہدیا کہ آپ جسے چاہیں کھڑا کر دیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی دیسی پادری میں علمی قابلیت ہوتی ہی نہیں۔ میرے اس قول پہ پادری صاحب بھڑک اٹھے اور ان کے منہ سے جوش میں نکلا "ھل تتکلم فی اللسان عربی" میں نے کہا کہ خود یہ فقرہ ہی میرے دعویٰ کا ثبوت ہے۔ اس فقرہ کی اغلاط بتلا رہی ہیں کہ آپ کو عربی زبان نہیں آتی۔ پادری صاحب اور بھی جوش میں آگئے اور کہنے لگے کہ بتلاؤ کہ اس میں کیا غلطی ہے یہ تو بالکل صحیح فقرہ ہے۔ میں نے کہا کہ آپ یہ فقرہ لکھدیں۔ پادری صاحب نے لکھدیا۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ اس کی صحت کے بارے میں فیصلہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی یا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے کرائینگے میں نے کاغذ لیتے ہوئے کہا کہ بہت اچھا ان سے ہی فیصلہ کرا لیں گے۔ کاغذ میں نے کوٹ کے اندر کی جیب میں رکھا اور پادری صاحب سے کہا کہ بتلایئے کہ اب کیا صورت کی جائے۔ ہم نے یہ بھی مان لیا کہ الفضل میں رپورٹ شائع نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی تسلیم کر لیا کہ غیر جانبدار مناسب ثالث بھی مقرر ہو جائے۔ مگر آپ پھر بھی ہم سے مناظرہ کی شرائط طے نہیں کرتے؟ کہنے لگے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اس عربی جملہ میں کیا غلطی ہے؟ میں نے کہا کہ آپ نے ھَل کے بعد مضارع کو جزم دی ہے حالانکہ ھل جوازم میں سے نہیں ہے پھر آپ نے اللسان صفت کو نکرہ رکھا ہے اور فی کا استعمال بھی برمحل نہیں میرا اتنا کہنا تھا کہ پادری صاحب بے قابو ہو گئے۔ اور ہر چند کوشش کی کہ کسی طرح وہ کاغذ ان کو واپس مل جائے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے اور ہم لوگ خوشی خوشی واپس مکان پر آگئے۔

جب واپسی پر یہ سارا ماجرا حضرت مولانا راجیکی رضی اللہ عنہ کو سنایا تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ بھی قتل دجال ہی ہے۔

پادری عبد الحق صاحب نے جماعت احمدیہ کے ساتھ قصور میں مناظرہ تو منظور نہ کیا مگر ان کے لیکچروں کے بعد سوالات کا جو موقعہ ہوتا تھا وہ چاروں دن ہم نے ہی استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر بھی عیسائیت کو لاجواب ہونا پڑا۔ میں اس وقت اس دلچسپ سلسلہ سوال و جواب کی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ اسکی وجہ سے شہر میں احمدیت کے دلائل کا بہت چرچا ہو رہا تھا۔ چنانچہ تیسرے دن قصور کے اہلحدیثوں نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بلایا۔ پادری عبد الحق صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مناظرہ فوراً منظور کر لیا۔ یہ مناظرہ چوتھے دن صبح کے وقت مقرر ہوا تھا۔ پادری صاحب کے لیکچر جن کے بعد سوال و جواب ہوتے تھے رات کو ایک بڑے وسیع احاطہ میں ہوا کرتا تھا۔ پادری صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ سننے کے لئے احباب جماعت اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی معیت میں خاکسار بھی گیا۔ ہم ایک طرف بیٹھ گئے مگر سٹیج پر سے منتظم جلسہ جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری نے ہمیں دیکھ لیا سٹیج پر بلایا اور کرسیاں پیش کیں۔ ابھی پادری صاحب پہنچے نہ تھے لوگوں کو بٹھانے کیلئے مختلف مولوی تقریریں کر رہے تھے۔ ہمیں دیکھکر تقریر کرنیوالے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے اپنی تقریر کا رخ ہماری طرف کر دیا۔ مگر منتظمین نے یہ کہکر اسے خاموش کرا دیا کہ احمدیوں نے اسلام کی عزت قائم کی ہے تم انکے خلاف تقریر کرتے ہو؟ مولوی ثناء اللہ صاحب اور پادری عبد الحق صاحب کے درمیان یہ مناظرہ بخیر و خوبی ہو گیا شروں پر تبادلہ ہوتا رہا اور تو تو میں میں ہوتی رہی فریقین نے مجھے درمیان میں ایسی اسباب کیلئے [illegible] دیکھ بھا دیا تھا کہ اگر کوئی مناظر دوسرے کی طرف غلط قول منسوب کرے تو میں توجہ دلانے پر بتا دیا کروں چنانچہ دوران مناظرہ میں ایک موقعہ پر [illegible]

بہشتی آدمی - ۴۴

۴۴ - اب رات کو پادری صاحب کی آخری تقریر تھی - اہل حدیثوں نے پادری صاحب سے کہا کہ آج رات کو سوالات کرنے کا موقعہ ہمیں دیا جائے - پادری صاحب نے جواب دیا کہ آج تو تقریر کا عنوان مسیح کی آمد ثانی ہے - اور میں نے مرزا صاحب کے خلاف تقریر کرنی ہے - اس لئے مناسب ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب آج کے جلسہ کی صدارت کریں - ہمیں بتایا گیا تھا کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے جواب دیا تھا کہ ہمارا احمدیوں سے کتنا اختلاف ہو مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے خلاف عیسائی پادری کے لیکچر کی میں صدارت کروں - ہمارے کانوں میں یہ بات مختلف اطراف سے پڑ رہی تھی کہ آج پادری صاحب بہت سخت تقریر کریں گے اور تین دن کی ہزیمت کا بدلہ لینے کی بھی کوشش کریں گے - ہمارا سہارا تو اللہ تعالیٰ کی نصرت پر تھا - جب رات کو ہم لوگ حسب دستور دعا کر کے جلسہ گاہ کی طرف جانے لگے تو حضرت مولانا راجیکی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج ضمیمہ انجام آتھم بھی لیتے چلیں چنانچہ یہ کتاب بھی لے لی گئی - جلسہ گاہ بھرپور تھی - پادری صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریر کی - آریوں کو لیکھرام کے ذکر سے مشتعل کیا اور غیر احمدیوں کے مولویوں کے متعلق بعض کلمات سنا سنا کر برافروختہ کیا - یسوع مسیح کے بارے میں الزامی جوابات کے ذکر سے آگ لگانے کی کوشش کی - اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کئے - ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سب لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا دیا گیا ہے - میں اپنی کرسی پر بیٹھا دعا میں مشغول تھا - میرے آنسو جاری تھے - حضرت مولوی صاحب اور دوسرے احباب بھی دعا کر رہے تھے - جب میرا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسی تائید و نصرت فرمائی جس کا تصور بھی نہ تھا - میں نے کہا کہ موضوع مسیح کی آمد ثانی ہے اور مقابلہ عیسائیوں اور احمدیوں کا ہے دلائل کی بحث ہے دوسرے احباب کو انصاف سے موازنہ کرنا چاہیئے اور بلاوجہ پادری صاحب کی غلط اشتعال انگیزی کا شکار نہ ہونا چاہیئے - میں نے کہا کہ آمد ثانی جسمانی نہیں ہے اور آمد ثانی کی علامات یہ ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پادری صاحب کو ہمت ہے تو ان پر گفتگو کریں - یسوع مسیح کی اناجیل کی رُو سے جو پوزیشن تھی اسے بطور الزامی جواب پیش کیا گیا ہے - اس موقعہ پر ضمیمہ انجام آتھم کا حوالہ بہت کارآمد ثابت ہوا - میں نے جب کہا کہ یسوع تو وہ تھا کہ جس نے اپنے سے پہلے آنے والوں کو ڈاکو اور بٹ مار کہا ہے تو سناٹا چھا گیا - پادری صاحب نے میری تقریر کے دوران ہی حوالہ کا شور مچانا چاہا - مگر اللہ تعالیٰ کا تصرف تھا - کہ میں نے جونہی بائیبل کھولی تو یہ الفاظ سامنے تھے :-

"یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں - جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں "

(یوحنا ۱۰/۷)

اِس پر پادری صاحب دم بخود ہو گئے - یہ سارا واقعہ ایسے رنگ میں ہوا - کہ ہم خود حیران تھے - پیشگوئیوں کے سلسلہ میں اسی موقعہ پر میں نے پادری صاحب کو چیلنج کیا تھا کہ اناجیل سے یسوع مسیح کی آپ ایک پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کریں تو میں اسی جگہ اس کے مقابلہ پر حضرت مرزا صاحب کی دس پیشگوئیاں ثابت کرنے کا ذمہ دار ہوں - پادری صاحب کے اعتراضات کے جواب بھی دئے - غرض یہ موقعہ غیر معمولی نصرت الٰہی کے ظہور کا تھا - جب جلسہ ختم ہوا تو عوام پادری صاحب سے سخت نالاں تھے - جب جلسہ ختم ہونے پر احمدی احباب باہر نکلے تو حضرت مولانا راجیکی صاحب رضؓ نے دوستوں سے فرمایا کہ آج ہم نے اللہ تعالیٰ کا خاص نشان دیکھا ہے - ہمیں سجدہ شکر کرنا چاہیئے - یہ کہتے ہی حضرت مولوی صاحب - رضی اللہ عنہ وہیں سڑک میں سجدہ میں گر گئے اور ہم سب بھی سجدہ کر رہے تھے -

درحقیقت یہ احمدیت کی نُصرت احباب جماعت بالخصوص حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی پُر درد دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی تھی - اس سارے واقعہ میں حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور تضرعات کا نمایاں اثر نظر آتا تھا - میں الفاظ میں اس خوشی اور مسرت کو بیان نہیں کر سکتا - جو حضرت مولوی صاحب کو اس موقعہ پر ہوئی تھی - الحمد للہ اولاً و آخراً -

اطفال الاحمدیہ کے پرچے

۲۲ر مئی کو اطفال الاحمدیہ کے امتحانات ہوئے تھے - اب تک ۸۵ مجالس نے جوابی پرچہ جات بھجوائے ہیں - باقی مجالس بھی پرچے فوراً بھجوا دیں - تا نتیجہ مرتب کیا جا سکے -

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے ماموں بشیر احمد سیفی صاحب ایک ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں - احباب سے دعا کی درخواست ہے - آمین -

(شریف احمد رازی دفتر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت :- مکرم میاں محمد یوسف صاحب آف پشاوری کی نوجوان صاحبزادی زچگی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہو گئی - انا للہ وانا الیہ راجعون - ایک روز بعد لڑکا بھی فوت ہو گیا - میاں صاحب کو اس صدمہ سے شدید رنج ہوا ہے - احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے -

(خاکسار نیاز قطب احمد ٹ ہشتنگری - پشاور)

میاں شیر محمد صاحب آف ملایا کا ذکرِ خیر

میرے بڑے بھائی میاں شیر محمد صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر پولیس ملایا مورخہ ۲۲/۵/۶۴ کو تقریباً ترا۸۳سی سال کی عمر میں بمقام سیرمبن ملایا میں وفات پا گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

مرحوم بچپن سے ہی احمدی تھے - کیونکہ ہمارے بزرگ منشی مولا بخش صاحب مرحوم نے لدھیانہ میں بیعت کر لی تھی - اس طرح سارا خاندان بیعت کر چکا تھا - اگرچہ طالب علمی کے زمانہ کی وجہ سے صحابی ہونے کا شرف نصیب نہ ہوا تھا - لیکن بیعت حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی کر لی تھی - بعد ازاں جلد ہی ملایا چلے گئے - تمام عمر وہیں گذاری اور وہاں ہی مستقل رہائش اختیار کر لی تھی - ان کا بڑا لڑکا میاں مبارک احمد آج کل ملایا میں سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے -

دوسری جنگ عظیم سے پہلے بھائی صاحب مرحوم مع اہل و عیال قادیان تشریف لائے تھے - اُن دنوں محترم خواجہ محمد امین صاحب کے ہاں شادی کی تقریب تھی - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دعا کے لئے خواجہ صاحب موصوف کے گھر محلہ دار الرحمت قادیان تشریف لائے - ہم دونوں بھائی بھی اس شادی میں مدعو تھے - خاکسار نے حضور سے بھائی صاحب مرحوم کا تعارف کرایا - چونکہ اُن دنوں ملایا میں تبلیغی مشن قائم کرنے کی تجویز حضور کے زیر غور تھی - لہٰذا حضور کافی عرصہ بھائی صاحب مرحوم سے گفتگو فرماتے رہے - اور ملایا کے تفصیلی حالات دریافت فرماتے رہے - بعد ازاں جب گفتگو ختم ہوئی تو خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کیا :-

"حضور - بھائی صاحب کی لڑکی ٹائیفائڈ بخار سے سخت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے - حضور دعا فرمائیں - اللہ تعالےٰ اس بچی کو کاملہ و عاجلہ صحت عطا فرمائے "

حضور نے ازراہ شفقت فرمایا :-

"ہم لڑکی کو پاس جا کر دیکھیں گے اور دعا کریں گے "

چنانچہ حضور پیدل چل کر بھائی صاحب کے گھر تشریف لے گئے - لڑکی کا معائنہ فرمایا اور دعا کی اور فرمایا :-

"گھبراؤ نہیں - اللہ تعالیٰ بچی کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے گا - دیگر تمام ادویات بند کر دو - ہم خود روزانہ دوا بھیجا کریں گے - بس وہی دوا دی جاوے "

چنانچہ حضور کی دعا اور دوا سے وہ بچی صحت یاب ہو گئی اور اب تک حیات ہے - الغرض اس طرح بھائی صاحب مرحوم کے دل میں حضور پُر نور کی گہری محبت تھی - اور جب بھی بھائی صاحب مرحوم ملایا سے آیا کرتے تھے - حضور پُر نور سے شرفِ ملاقات ضرور حاصل کیا کرتے تھے - بھائی صاحب مرحوم اور ان کے لڑکے مبارک احمد نے اُن ایام میں جب ملایا پر جاپان کا قبضہ ہو گیا تھا - محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم اور دیگر احمدی احباب کی جو جاپانیوں کی قید میں تھے - قابل قدر خدمات کیں تھیں -

تمام بندگان سلسلہ بھائی صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں - اللہ تعالیٰ بھائی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے - اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین ثم آمین -

(خاکسار نور محمد اوورسیر پنشنر - امیر جماعت احمدیہ علی پور گھلوان ضلع مظفر گڑھ)

شکریۂ احباب

مکرم احتجاج علی صاحب زبیری - کوہاٹ

مورخہ ۷ر جون بروز اتوار بوقت پونے نو بجے شام میری خوشدامن صاحبہ زوجہ محترمہ ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب (ریٹائرڈ) کا انتقال کیمبل پور میں بوجہ ہارٹ فیل ہوا - مرحومہ نے ۱۹۳۶ء میں وصیت فرمائی تھی - ان کا جنازہ پیر کی صبح ۲ ½ بجے ہم لوگ لے کر ٹرک پر ربوہ چلے گئے - ہمارے ساتھ کچھ غیر احمدی معزز لوگ کیمبل پور سے جنازہ کے ساتھ گئے تھے - وہ ربوہ کے کارکنوں کے حُسن سلوک اور بہترین انتظام اور مہمان خانہ کے کارکنان کی محبت و اخلاص کو دیکھکر از حد حیران ہو گئے - درحالانکہ کارکنان کو علم نہ تھا کہ کون غیر احمدی دوست ہیں - انہوں نے محض اپنی ڈیوٹی مگر پُر اخلاص ڈیوٹی دل و جان سے ادا کی -

ربوہ کے احباب جن میں کارکنان مہمان خانہ - پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان کے کارکن بھی شامل ہیں - یہ رویہ دیکھکر میرے غیر احمدی دوست ربوہ اور ربوہ والوں کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے اور وہاں کی سادگی ، خلوص - محبت دیکھکر وہ حیران رہ گئے -

میری خوشدامن صاحبہ (خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے آج اپنے مولا کے پاس ہوں گی) از حد غریب نواز اور ہر انسان کے لئے درد رکھنے والی تھیں - ہر ایک کی مدد حسب توفیق کیا کرتیں اور آخری وقت تک وہ ہر ایک سے محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آتی رہیں - میں انشاء اللہ پہلی فرصت میں مرحومہ کے حالاتِ زندگی اور ان کی وفات پر مضمون لکھنے کی کوشش کروں گا - سردست اہل ربوہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - خدا تعالیٰ اہل ربوہ پر اپنی رحمت و برکت کی بارش فرمائے آمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۹ جون ۔ بھارت کے نائب وزیر داخلہ مسٹر سنتھی سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ راجستھان سے بھی مسلمانوں کو نکال جائے ۔ انھوں نے الزام لگایا کہ آسام تری پورہ اور مغربی بنگال کی راجستھان میں بھی پاکستانی بھاری تعداد میں آباد ہیں ۔ اور پاکستان سے راجستھان کے علاقوں میں خفیہ طور پر آتے رہتے ہیں ۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرحدی صوبوں کو مسلمانوں سے خالی کرانے کے لئے بھارت گزشتہ کئی سالوں سے مشرقی پاکستان سے ملے ہوئے صوبوں سے مسلمانوں کو نکال رہا ہے اور اب مغربی پاکستان کے ملحقہ علاقوں میں بھی اس پالیسی پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سنتھی سنگھ نے بتایا کہ ایک قومی رجسٹر بنایا جائے گا جس ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی بنیاد پر بھارتی مسلمانوں کی قومیت کا فیصلہ کیا جائے گا اور جو لوگ اس مردم شماری سے باہر ہوں گے ان کو پاکستان بھیجنے کے انتظامات کئے جائیں گے کیونکہ قومی مفادات کے پیش نظر ایسا کرنا بڑا ضروری ہے یہ پہلا موقع ہے جب کسی ذمہ دار بھارتی وزیر نے راجستھان کے مسلمانوں کو پاکستان بھیجنے کے بارے میں اپنی حکومت کی پالیسی پر روشنی ڈالی ہے اور یہ بیان عین اس مرحلہ پر دیا گیا ہے جبکہ وزیر مواصلات خان عبدالصبور نے بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر نندہ سے اقلیتی علاقوں کے دورہ کرنے اور اقلیتوں میں اعتماد بحال کرنے کی اپیل کی ہے ۔

راولپنڈی ۱۹ جون ۔ پاکستان کے عبوری دارالحکومت میں پانی کی کمی کو آئندہ سال جون تک ختم کر دیا جائے گا یہ بات راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر مسٹر نیاز احمد نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی ۔ انھوں نے کہا کہ آئندہ سال ماہ جون تک راولپنڈی میں پانی کی سپلائی کی سکیم مکمل ہو جائے گی اس سکیم کی تکمیل سے ہر روز ۲۹ ملین گیلن پانی فراہم کیا جائے گا ۔ اس مقصد کے لئے ٹنڈر وصول کئے جا چکے ہیں ۔ اور توقع ہے آئندہ ماہ کے پہلے ہفتہ تک کام شروع ہو جائے گا

روم ۱۹ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاپائے روم بھارت کا دورہ کریں گے ۔ ابھی تک اس بارے میں کوئی اعلان جاری نہیں کیا گیا ۔

نئی دہلی ۔ ۱۹ جون ۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون عنقریب لندن اور ماسکو جائیں گے جہاں وہ اپنے ملک کی دفاعی ضروریات کے بارے میں برطانیہ اور روس کی حکومتوں سے بات چیت کریں گے ۔ ان کے دورے کی قطعی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا تاہم خیال ہے آئندہ ماہ کے آخر میں وہ غیر ملکی دورے پر روانہ ہو جائیں گے یاد رہے کہ بھارت امریکہ اور برطانیہ سے جدید ترین اسلحہ اور دس سے طیارے اور ہیلی کاپٹر حاصل کر رہا ہے ۔

نکوسیا ۱۹ جون ۔ کل قبرص کے جنوب مغرب میں پاردوا سا میں ایک ترک کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ پولیس اس واقعہ کی تحقیقات کر رہی ہے انھوں نے کہا کہ منگل کو ایک یونانی ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد سے جنوب مغربی علاقہ میں واقع دو دیہات میں فائرنگ شروع ہو گئی تھی ۔ ان میں سے ایک گاؤں کیریٹیا میں ترکوں اور پاردوا سا میں یونانیوں کی اکثریت ہے ۔ اور اب یہ دونوں گاؤں ایک دوسرے پر گولیاں برسانے میں مصروف ہیں ۔

لندن ۱۹ جون ۔ افغانستان میں لعل بدخشاں کی کانیں تلاش کرنے کے لئے برطانیہ کی ایک جماعت عنقریب کابل روانہ ہو رہی ہے اس جماعت میں متعدد ماہرین آثار قدیمہ اور سائنسدان شامل ہیں ۔

کراچی ۱۹ جون ۔ افریشیائی اسلامی کانفرنس کی تیاری کے لئے جکارتہ میں جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستانی موقف کی حمایت کی گئی ہے اجلاس میں شریک تمام نمائندوں نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت ملنا چاہیئے اور یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل ہونا چاہیئے یہ بات اجلاس میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کے قائد پروفیسر حمید احمد خان نے کراچی پہنچنے پر بتائی ۔

پروفیسر حمید احمد خان نے بتایا کہ اجلاس میں شریک تمام نمائندے پاکستان کے اس موقف کے حامی ہیں کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق صرف کشمیری عوام کو حاصل ہے اور انھیں یہ حق ملنا چاہیئے ۔ انھوں نے کہا کہ دسمبر میں افریشیائی اسلامی کانفرنس منعقد ہو گی جس میں فلسطین اور قبرص کے مسائل کے علاوہ مسئلہ کشمیر پر بھی بحث کی جائے گی ۔ پاکستانی وفد سے کہا گیا ہے کہ وہ اس کانفرنس کے لئے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت پر ایک مقالہ تیار کرے یہ مقالہ کانفرنس کے مندوبین کو دیا جائے گا ۔

بھوپال ۱۹ جون ۔ گزشتہ رات یہاں ایک نواحی گاؤں میں ایک مکان کو آگ لگ گئی اس میں دس افراد سو رہے تھے وہ جل کر ہلاک ہو گئے ہیں آتشزدگی کی ابھی تک کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی اس خاندان کا صرف ایک آدمی بچا ہے جو گھر سے باہر میدان میں سو رہا تھا ۔

الجزیرہ ۔ ۱۹ جون ۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے افریقہ میں شامل ۸ ملکوں میں صحرائے اعظم میں سڑک تعمیر کرنے کے مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا ہے اس سڑک کی تعمیر سے صحرائے اعظم کی شمالی اور جنوبی جانب کے ملکوں میں قریبی رابطہ پیدا ہو جائے گا ۔

نئی دہلی ۱۹ جون ۔ گذشتہ روز یہاں گاندھی مارکیٹ میں آگ لگ گئی جس سے کروڑوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا ہے ۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

نمبر	نام	رقم
۲۲۱	لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان بذریعہ مکرم اے ٹی ایم ۔ ۔ صاحب	۲۱ روپے
۲۲۲	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد حی صاحب میانوالی	۱۰ »
۲۲۳	مکرم سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۳۷ »
۲۲۴	ڈاکٹر کیپٹن سراج الدین صاحب سیالکوٹ شہر	۱۵۰ »
۲۲۵	میاں محمد احمد صاحب منیجر نیشنل بنک سیالکوٹ شہر	۱۰۱ — ۴۶ »
۲۲۶	احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بذریعہ میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری	۱۷ »
۲۲۷	» » ملتان شہر بذریعہ غلام رسول صاحب	۴۰ »
۲۲۸	چوہدری فضل دین صاحب چک ۱۰۸ ج ب تلونڈی ضلع لائل پور	۲۰ »
۲۲۹	حکیم محمد احمد صاحب یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی خانیوال ضلع ملتان	۲۰ »
۲۵۰	شیخ صادق علی صاحب سول جج درجہ اول مجسٹریٹ گڑھی یاسین ضلع سکھر (سندھ)	۱۰ »
۲۵۱	امۃ الحفیظ صاحبہ لاہور بذریعہ دفتر خدمت درویشان ربوہ	۱۰۰ »
۲۵۲	مظفر بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ربوہ	۱۵۰ »
۲۵۳	کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ	۳۰ »
۲۵۴	ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم ذخف جدید چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۱۳ »
۲۵۵	رانا عبدالکریم صاحب وحدت کالونی لاہور	۱۰ »
۲۵۶	محمد عزیز صاحب حلقہ سلطان پورہ لاہور	۶۴ »
۲۵۷	محمد بخش صاحب جل کھٹیاں ضلع جھنگ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۰ »
۲۵۸	محمد سعید صاحب رکھ چراگاہ ضلع سرگودھا ۔	۲۰ »
۲۵۹	نصرت ممتاز صاحبہ ۱۵ وحدت روڈ لاہور	۲۵ »
۲۶۰	نیلو فر مس نسیم صاحبہ مزنگ لاہور	۵۵ »

(وکیل المال اول تحریک جدید)

آل ربوہ باسکٹ بال کوچنگ کیمپ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

اختتامی تقریب پر شیخ ابرار احمد صاحب ڈی ایس پی لائلپور نے اسناد تقسیم فرمائیں

ربوہ ۔ مورخہ ۱۷ ؍جون ۱۹۶۴ء کو ربوہ کا باسکٹ بال کوچنگ کیمپ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا ۔ اختتامی تقریب پر مکرم شیخ ابرار احمد صاحب ڈی ۔ ایس ۔ پی لائلپور نے اسناد تقسیم فرمائیں ۔

باسکٹ بال کا یہ کوچنگ کیمپ ربوہ کے ہونہار نوجوانوں اور بچوں کی صحیح جسمانی و ذہنی تربیت کے لئے ہر سال سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے تحت منعقد کیا جاتا ہے ۔ امسال کوچنگ کیمپ یکم جون ۱۹۶۴ء سے شروع ہوا تھا اور پوری کامیابی کے ساتھ ۱۷ ؍جون ۶۴ء اختتام پذیر ہوا ۔ امسال اس کیمپ میں مختلف عمروں کے کم و بیش پچاس بچوں نے تربیت حاصل کی ۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ان کیمپوں کا مقصد بچوں کو اوائل عمر میں ہی باسکٹ بال سے روشناس کرانا ہے ۔ اس مقصد کے لئے اس کیمپ میں ۱۰ سال سے ۱۵ سال تک کے بچے اور خصوصاً بعض بڑی عمر کے نوجوان بھی بڑے شوق کے ساتھ شامل ہوئے ٹریننگ صبح و شام دی جاتی رہی ۔

اختتامی تقریب میں مقامی احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی ۔ اس موقع پر سید اعجاز حسین شاہ صاحب سیکرٹری سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن و جائنٹ کوچ نیشنل ٹیم بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔

آپ نے اپنی مختصر اور جامع تقریر میں باسکٹ بال کی اہمیت ۔ مقبولیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی اور باسکٹ بال ٹیکنیک اور کھیلنے کے رموز و اسرار سے تربیت لینے والوں کو آگاہ کیا ۔ آپ کی تقریر کے بعد ربوہ کی دو منتخب ٹیموں کے درمیان جن میں کیمپ کے تربیت یافتہ کھلاڑی اور نو آموز بچے بھی شامل تھے ایک نمائشی میچ ہوا ۔ میچ کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب پریذیڈنٹ باسکٹ بال کلب تعلیم الاسلام کالج ربوہ و ممبر سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں انہوں نے ربوہ میں باسکٹ بال کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ اب بفضل تعالیٰ پاکستان کے تین اہم مراکز میں ایک نمایاں پوزیشن حاصل کر چکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے امسال ہماری ٹیم نے پولیس کی باسکٹ بال ٹیم کو شکست دے کر باسکٹ بال کے حلقوں میں تہلکہ مچا دیا ۔ ہماری اس ٹیم نے امسال لاہور میں منعقدہ سنٹرل اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا تھا ۔ احباب کو یاد ہو گا کہ پولیس کی ٹیم نے امسال ہمارے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر پاکستان ایئر فورس چکلالہ اور ریلوے کی ٹیم کو شکست دے کر چیمپئن شپ جیتی تھی ۔ اس کے بعد آپ نے شیخ ابرار احمد صاحب ڈی ۔ ایس ۔ پی لائلپور ۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ مکرم سید اعجاز حسین شاہ صاحب ۔ مکرم قریشی اسلم صاحب ایسوسی ایٹ سیکرٹری سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن ۔ لطیف احمد صاحب جائنٹ کوچ اور لطیف غزنوی صاحب کوچ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا شکریہ ادا کیا ۔ آپ نے فرمایا مکرم شیخ ابرار احمد صاحب ہاکی ۔ باسکٹ بال و دیگر کھیلوں سے نیشنل سطح پر وابستہ ہیں اور ہاکی کے انٹرنیشنل کھلاڑی رہے ہیں اور باسکٹ بال سے بھی گہرا تعلق رکھتے ہیں ۔ آپ پاکستان سلیکشن کمیٹی کے ممبر بھی رہے ہیں اور اس وقت سنٹرل اولمپک کے ممبر بھی ہیں اور قومی صوبائی اور مقامی سطح پر مختلف کھیلوں کی تنظیم و ترویج کے سلسلے میں خاص شہرت کے مالک ہیں ۔

آپ کے بعد مکرم شیخ صاحب موصوف نے کھلاڑیوں سے خطاب فرمایا اور کہا کہ میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ربوہ نے باسکٹ بال کی جو خدمات کی ہیں وہ ہم سب کے لئے حیرت اور فخر کا باعث ہیں ۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے سکول کی ٹیم سی ۔ ٹی ۔ آئی ایسے مرکز کی ٹیم کو شکست دے چکی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ انفرادی اور قومی بقاء اور تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے نوجوانوں اور بچوں کی صحتیں ٹھیک ہوں اور یہ تب ہی ممکن ہے جبکہ ہمارے نوجوان اور بچے کھیلوں میں گہری دلچسپی لیں ۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسپ کی اس ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تربیت پانے والے بچوں میں بعض ایسے بچے بھی ہیں جو آئندہ کسی وقت بھی پاکستان کے لئے فخر کا باعث ہو سکتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ نے تربیت پانے والے کھلاڑیوں میں اسناد تقسیم کیں اور کیمپ اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان اختتام پذیر ہوا ۔

سیکرٹری

ٹی آئی کالج باسکٹ بال کلب ۔ ربوہ

ہفتۂ صفائی

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ ؍جولائی ۶۴ء سے لے کر مورخہ ۱۶ ؍جولائی ۶۴ء تک ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ نہایت تندہی اور شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں ۔

صفائی اور حفظانِ صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور اسوۂ طیبہ کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین :۔

اوّل :۔ ان ہدایات کو ہر مذہب و ملت یا طبقہ و زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے ۔

دوم :۔ جہاں جہاں ممکن ہو اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد و شمار سے مرکز کو مطلع کریں گے ۔

سوم :۔ باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنے کی عادت کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے ۔

چہارم :۔ اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کر کے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام ہیں ، کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں اور ہفتہ صفائی کے دوران میں کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے ۔

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعثِ تحسین ہو گا)

پنجم :۔ مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے اور عوام الناس کو ان کے مضرات سے آگاہ کر کے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے ۔

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھپکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمتوں پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا ۔

زعماءِ انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے زعماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہمارا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور چند دنوں تک نصف سال ختم ہو جائے گا ۔ جہاں یہ امر خوشکن ہے کہ اس سال کی آمد گزشتہ سال کی آمدنی سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑھی ہے وہاں یہ بات توجہ کے قابل ہے کہ بجٹ کے لحاظ سے ہم ابھی کافی پیچھے ہیں ۔ یہ کمی بڑی آسانی سے پوری ہو سکتی ہے بشرطیکہ جملہ مجالس کے زعماء ہمت سے کام لیں اور کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں ۔ پس ہر مجلس کے زعیم اور بڑی مجالس کے زعماء اعلیٰ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس طرف پوری توجہ فرمائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس لئے بحیثیت احمدی ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اپنا طرزِ عمل ایسا بنائیں کہ ہمارے ہاتھ اور ہماری زبان سے کوئی بات ایسی سرزد نہ ہو جو احمدیوں یا دوسرے لوگوں کے لئے کسی دکھ یا تکلیف کا موجب ہو ، ہمارا قول اور عمل دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہونا چاہیئے ، یعنی ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے لوگ رہنمائی حاصل کریں ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۱